



4713CH16

ایک مکڑا اور مکھی

اس راہ سے ہوتا ہے گزر روز تمہارا
 بھولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھا
 اپنوں سے مگر چاہیے یوں کھنچ کے نہ رہنا
 وہ سامنے سیڑھی ہے جو منظور ہو آنا
 حضرت! کسی نادان کو دیجیے گا یہ دھوکا

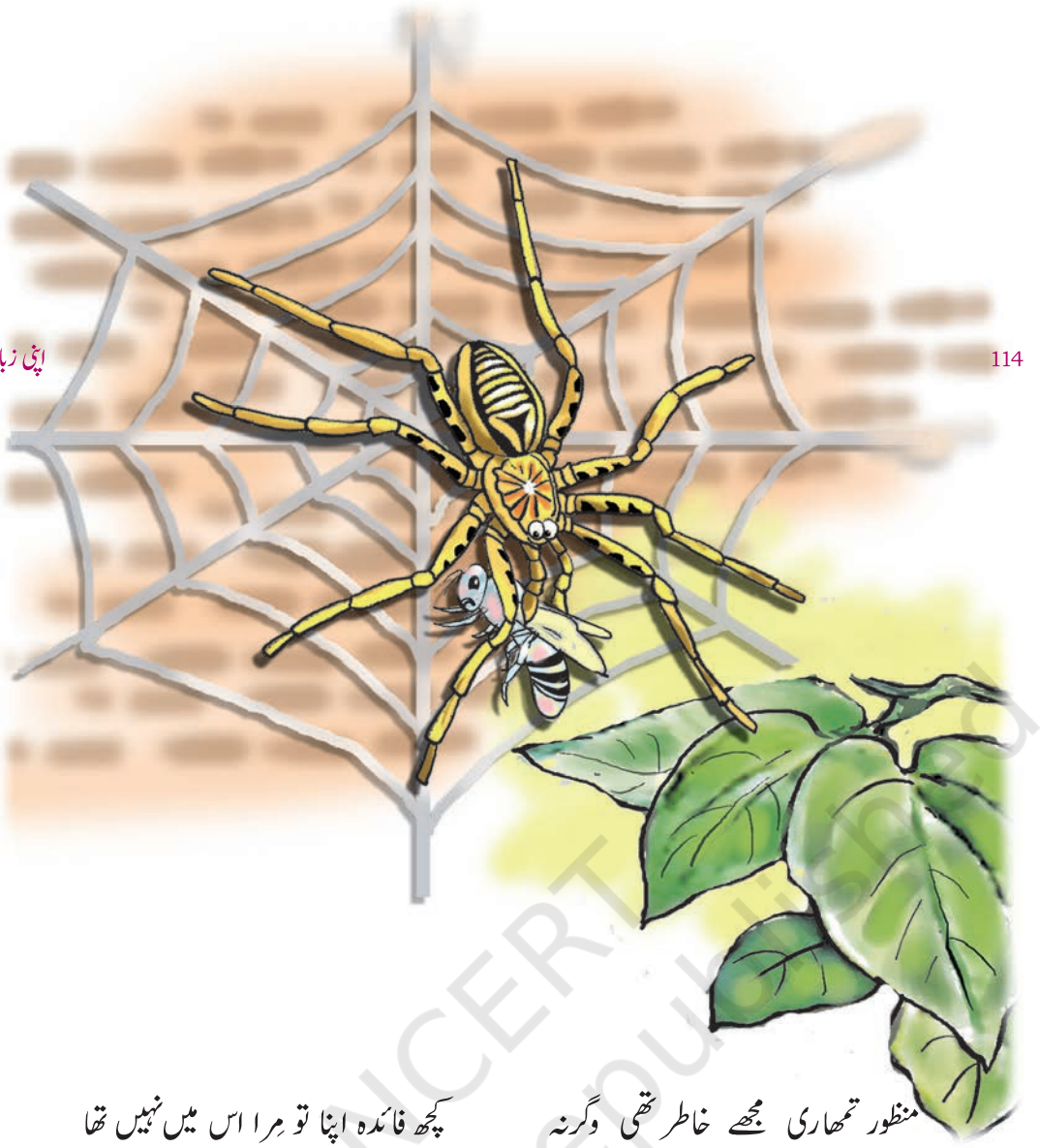
اک دن کسی مکھی سے یہ کہنے لگا مکڑا
 لیکن مری کٹیا کی نہ جاگی کبھی قسمت
 غیروں سے نہ ملیے تو کوئی بات نہیں ہے
 آؤ جو مرے گھر میں تو عزت ہے یہ میری
 مکھی نے سنی بات جو مکڑے کی تو بولی

اس جال میں مکھی کبھی آنے کی نہیں ہے

جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا پھر نہیں اُترا

تم سا کوئی نادان زمانے میں نہ ہوگا

مکڑے نے کہا واہ! فریبی مجھے سمجھے



کچھ فائدہ اپنا تو مرا اس میں نہیں تھا
 ٹھہر و جو مرے گھر میں تو ہے اس میں بُرا کیا
 باہر سے نظر آتی ہے چھوٹی سی یہ کٹیا
 دیواروں کو آئینوں سے ہے میں نے سجایا
 ہر شخص کو ساماں یہ میسر نہیں ہوتا
 میں آپ کے گھر آؤں، یہ اُمید نہ رکھنا

منظور تمھاری مجھے خاطر تھی وگرنہ
 اُڑتی ہوئی آئی ہو خُدا جانے کہاں سے
 اس گھر میں کئی تم کو دکھانے کی ہیں چیزیں
 لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے
 مہمانوں کے آرام کو حاضر ہیں بچھونے
 مکھی نے کہا خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن

ان نرم بچھونوں سے خُدا مجھ کو بچائے
 سو جائے کوئی ان پہ تو پھر اُٹھ نہیں سکتا

پھانسلوں سے کس طرح یہ کمبخت ہے دانا

مکڑے نے کہا دل میں، سنی بات جو اُس کی

دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا
اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رُبتا
ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا
سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا
پھر اس پہ قیامت ہے یہ اُڑتے ہوئے گانا
بولی کہ نہیں آپ سے مجھ کوئی کھٹکا
سچ یہ ہے کہ دل توڑنا اچھا نہیں ہوتا
پاس آئی تو مکڑے نے اُچھل کر اُسے پکڑا

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
یہ سوچ کے مکھی سے کہا اس نے بڑی بی
ہوتی ہے اسے آپ کی صورت سے محبت
آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کنیاں
یہ حسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی
مکھی نے سنی جب یہ خوشامد تو پسچی
انکار کی عادت کو سمجھتی ہوں بُرا میں
یہ بات کہی اور اڑی اپنی جگہ سے

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اڑایا

اقبال

معنی یاد کیجیے

| | | |
|--------------|---|--------------------------------|
| کٹیا | : | جھونپڑی |
| کھنچ کے رہنا | : | دور دور رہنا، خفا رہنا |
| فریبی | : | مگرا، دغا باز، دھوکا دینے والا |
| خاطر | : | لحاظ |
| وگرنہ | : | ورنہ |
| میتھر | : | حاصل ہونا، مہیا ہونا |

| | | |
|---|---|-------|
| عقل مند، ہوشیار | : | دانا |
| عہدہ، منصب | : | درجہ |
| کئی کی جمع، قیمتی پتھر کا ٹکڑا | : | کنیاں |
| بعض پرندوں کے سر پر تاج کی طرح چند پر سب سے ہوتے ہیں، وہ پر جنہیں بادشاہوں کے تاج | : | کلنی |
| یا ٹوپی پر سجاوٹ کے لیے لگایا جاتا ہے | : | سپینا |
| گکھلنا، نرم پڑنا | : | |

سوچیے اور بتائیے۔

1. مکڑا مکھی کو اپنے گھر کیوں بلانا چاہتا تھا؟
2. ”جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا پھر نہیں اترا“ سے کیا مراد ہے؟
3. مکھی نے مکڑے کو فریبی کیوں کہا؟
4. مکڑے نے اپنے گھر کی کیا کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟
5. مکھی مکڑے کی باتوں میں کس طرح آگئی؟

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

1. اس راہ سے ہوتا ہے۔
2. اپنوں سے مگر چاہیے یوں۔
3. اڑتی ہوئی آئی ہو۔
4. مکڑے نے کہا دل میں۔
5. مکھی نے سنی جب یہ۔
6. آرام سے گھر بیٹھ کے۔

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

عزت منظور نادان فائدہ آرام حاضر محبت خوبی انکار

املا درست کیجیے۔

کسمت اہت منجور کھاتر کلگی حسن سفائی کیامت آدت

اشعار مکمل کیجیے۔

- (i) ایک دن کسی مکھی سے یہ کہنے لگا مکڑا
_____ (ii) حضرت! کسی نادان کو دیجیے گا یہ دھوکا
_____ (iii) یہ حسن ، یہ پوشاک ، یہ خوبی ، یہ صفائی
_____ (iv) مکھی نے کہا ”خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن
_____ (v) بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

گزر منظور نادان فریبی خاطر باریک آرام خوشامد

محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

قسمت جاگنا اچھے دن آنا، دن پھرنا قدم رکھنا
- کھنچ کے رہنا دُور دُور رہنا پاؤں رکھنا
دل پیچنا نرم پڑنا نا اُمید کرنا، مایوس کرنا

غور کرنے کی بات

- علامہ اقبال نے بڑوں کے علاوہ بچوں کے لیے بھی نظمیں لکھی ہیں۔ بچوں کے لیے ان کی مشہور نظموں میں 'ایک پہاڑ اور گلہری'، 'ایک گائے اور بکری'، 'ایک پرندہ اور جگنو' وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ ان نظموں میں جاندار اور بے جان چیزوں کے درمیان بات چیت یا مکالمے کے ذریعے برائیوں سے بچنے کا سبق دیا گیا ہے۔ ایسی نظمیں جن میں کرداروں کے ذریعے گفتگو کی گئی ہو، مکالماتی نظمیں کہلاتی ہیں۔ 'ایک مکڑا اور مکھی' بھی ایسی ہی ایک مکالماتی نظم ہے۔
- اس نظم میں ایک بھوکا مکڑا مکھی کو کھانا چاہتا ہے مگر مکھی آسانی سے اس کے ہاتھ نہیں آسکتی اس لیے مکڑا چاپلوسی کے انداز میں اس کی تعریف و توصیف کرتا ہے مگر مکھی اس کے چلّے میں نہیں آتی۔ پھر مکڑا خوشامد کا حربہ استعمال کرتا ہے خوشامد ایک ایسا حربہ ہے جس کے اثر سے بچنا مشکل ہے چنانچہ مکڑے کا داؤ چل جاتا ہے، مکھی خوشامد سے پلج کر جیسے ہی اس کے قریب آتی ہے مکڑا لپک کر اسے پکڑ لیتا ہے اور ہڑپ کر جاتا ہے۔
- اقبال نے اس نظم میں بڑی خوبی سے خوشامد پسندی کے انجام سے آگاہ کیا ہے۔ خوشامد، چاپلوسی ہے جس کے ذریعے جھوٹی تعریف کر کے اپنا کام نکلنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہی کام مکڑے نے کیا ہے۔ اس نظم میں کئی الفاظ اور جملے ایسے ہیں جن کے دو معنی ہیں مثلاً 'گزر ہونا' جس کے معنی ہیں 'گزر بسر کرنا'، 'گزارا کرنا' یا 'آنا جانا' اس نظم میں یہ لفظ 'آنے جانے' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اسی طرح اس نظم کا آخری شعر ہے۔

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی

آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اڑایا

مکھی اڑانے کے معنی ہیں 'مکھی بھگانا' دوسرے معنی مکھی کھانا بھی ہیں۔ اس شعر میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔